اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

The ALFAZL QADIAN

الفضل

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

ہفتہ میں دوبار

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

فی پرچہ ؁

نمبر ۱ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۱۴ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۱۶

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے جو تحریک چندہ خاص کیلئے ہوئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں مقامی احباب نے ۲۹ جون بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ کیا جس میں شدت گرمی کے باوجود احباب شوق سے شامل ہوئے قبل ازیں اس کے متعلق کوئی اعلان نہ ہونے کے باعث گو درست وعدے لکھانے کیلئے تیار ہو کر نہ آئے تھے ۔ پھر بھی قریباً ڈیڑھ ہزار کے وعدے اسی وقت ہو گئے۔ ابھی بہت سے احباب نے اپنے وعدے نہیں لکھوائے ۔ خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ قادیان کے مخلص احباب ایک خاصی رقم مہیا کر کے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب قادیان کی اس سرگرمی پر جو انہوں نے اس تحریک کے سلسلہ میں دکھائی ہے۔ بذریعہ تار اظہار خوشنودی فرمایا ہے ؛

الفضل کا "خاتم النبیین نمبر" دوبارہ چھپ گیا

آرڈروں کی تعمیل زور شور سے ہو رہی ہے

خاتم النبیین نمبر کی ۔ بہت جس قدر آرڈر رکے پڑے تھے اور ہم پہلے ایڈیشن میں ان کی تعمیل نہ کر سکے تھے ۔ اب ان کی تعمیل کردی گئی ہے ۔ مزید درخواستوں کا انتظار ہے ۔ کیونکہ کافی تعداد میں یہ نمبر تیار ہوا ہے جس میں مردوں اور عورتوں کے مضامین حضرت نبی کریم صلعم کے فضائل پر درج ہیں ۔ یہ مجموعہ اپنے احباب کو تحفہ دیجئے ۔ اپنے مذہب بانی مذہب کے سوانح سے ناواقف مسلمانوں میں تقسیم کیجئے ۔ غیر مذاہب کے نیک دل اصحاب میں بانٹئے تاکہ ان کو ہمارے نبی کی شان معلوم ہو ۔ ایکدفعہ پوری سرگرمی کے ساتھ اس کی اشاعت میں حصہ لیں ۔ تو ایک ہفتہ میں تمام چھپا ہوا اخبار نکل سکتا ہے ۔ مدراس بنگال بہار بمبئی اور یو۔پی کے دوستوں نے پہلے اتنا حصہ نہیں لیا ۔ اب مہربانی فرما کر توجہ دیں اور ثواب حاصل کریں ۔ ۱۷ جون کے جلسوں میں جو حق پیاس پیدا کی گئی ہے ۔ اور آنحضرت کے فضائل کی ایک جھلک مقامی لحاظ سے دکھائی ہے ۔ اب عالمگیر اثر کے اعتبار سے الفضل کے اس نمبر میں ملاحظہ و مطالعہ کرائیں ۔ قیمت ۴ر فی پرچہ ہے محصولڈاک بھی اپنے ذمہ لیا ہے ۔ اس کے علاوہ کوئی کمیشن نہیں دیا جائیگا ۔ ایک دو پرچے منگوانے ہوں تو ٹکٹ بھجوا دئے جائیں ۔ زیادہ کیلئے وی ۔ پی کی اجازت آنی چاہیئے ؛

(مینیجر الفضل)

اخبار احمدیہ

بیعت قبول ہے

ایک صاحب عبدالحی ولد میاں قادر بخش صاحب مرحوم نے بیعت کا خط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لاہور سے لکھا۔ مگر وہ اپنا اصل پتہ لکھنا بھول گئے اسلئے انہیں الفضل کی معرفت جواب دیا جاتا ہے۔ کہ حضور کی خدمت میں آپ کا خط پہنچا۔ حضور نے بعد ملاحظہ آپ کی بیعت قبول فرمائی۔ اور دعائے استقامت فرمائی۔

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

وظیفہ سعادت

جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی اے نے اپنی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی یادگار میں ایک ٹلیفہ "وظیفہ سعادت" ۵ ماہوار مرحومہ کے نام پر مدرسہ احمدیہ کے کسی ایسے طالب علم کو دینا منظور فرمایا ہے جو قرآن کریم حفظ کر رہا ہو۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کا بہتر سے بہتر بدلہ دے۔ اور مرحومہ کو جنت میں اپنے خاص قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ عبدالرحمٰن مولوی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

جوگندر نگر میں انجمن احمدیہ

(۱) جوگندر نگر ریاست منڈی میں بفضل خدا تعالےٰ جماعت قائم ہو گئی ہے۔ لہٰذا التماس ہے ایسے احباب جو ریاست منڈی میں کسی جگہ مقیم ہوں۔ عاجز کو اپنے پتہ سے آگاہ کر دیں (۲) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے ماتحت اس جگہ درس قرآن کریم اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باقاعدہ شروع کر دیا گیا ہے

عبدالواحد خان احمدی کلرک سرکل آفس جوگندر نگر

قبول اسلام

۱۳ مئی ۱۹۲۸ء کو مسمی چترلال اہیر عمر ۲۳ سال ولد رام چرن اہیر عمر ۵۰ سال و مسماۃ رام پیاری زوجہ رام چرن عمر ۱۰ سال برضا و رغبت خود حکیم محمد سجاد حسین صاحب مین پوری کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام غلام رسول و غلام نبی و کنیز فاطمہ رکھے گئے اللہ تعالیٰ استقامت نصیب کرے

(عبدالحمید مین پوری)

پتہ درکار ہے

ان احمدی بھائیوں کا جو کام انجنی کا کرتے ہوں۔ خصوصاً جنہوں نے کارخانہ صابن وغیرہ کی انجنی کی ہوئی ہو۔

این۔ ڈی۔ آر۔ معرفت الفضل قادیان۔

درخواست دعا

میری بیوی اور چھوٹی لڑکی ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دونوں کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔ عبدالکریم احمدی

میری بیوی عرصہ ڈیڑھ سال سے بعارضہ تپ دق بیمار ہے جملہ احباب جماعت دعائے صحت کریں۔

شیخ سبحان علی گوجرہ

یہ عاجز بوجہ اپنے عہدہ میں چار سال سے زاید عرصہ سے غیر مستقل ہونے کے آپ حضرات کی دل اور درد مندانہ دعاؤں کا خاص طور پر محتاج ہے۔ اب عنقریب ہی چند ایام میں مستقل ہونے کا سوال فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب لِلّٰہ اس عاجز کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (نیاز محمد انسپکٹر پولیس کراچی)

میرا لڑکا شریف احمد عرصہ ایک سال سے بعارضہ نمونیا بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

محمد صدیق سکنہ ڈبولی۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ خاکسار کے والد بزرگوار کے لئے جو عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کریں۔

ضیاء الدین (ددوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

کا پتہ

کوٹھی نمبر 18.B تیرہ مال ڈلہوزی
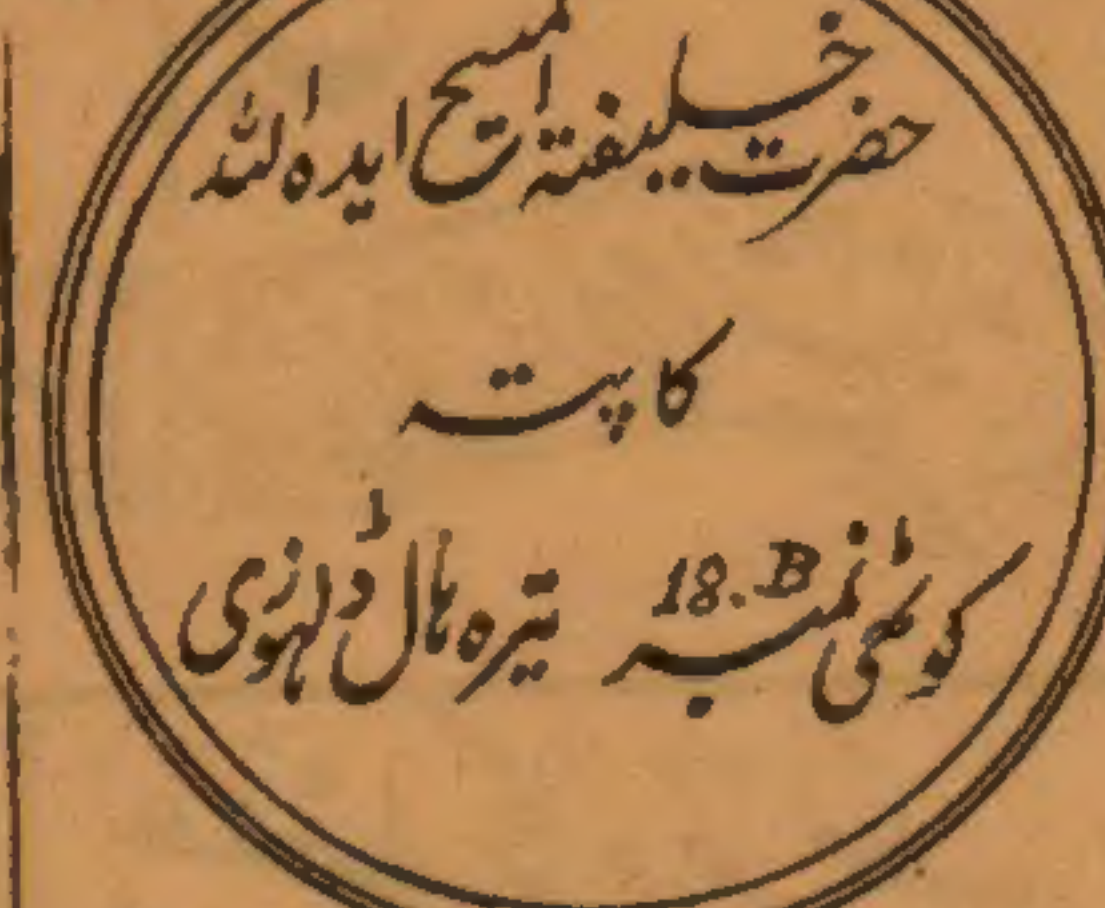
اخویم مولوی عطا محمد صاحب ملازم پولیس ضلع منٹگمری مخالفین کے ہاتھوں بہت تکلیف میں ہیں بزرگان سے درخواست ہے کہ ان کے لئے درد دل سے دعا کریں (حبیب الرحمٰن از تونسہ)

تمام احمدیہ جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ تعلیم الاسلام مڈل سکول کاٹھ گڑھ کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ سکول احمدی جماعت کے لئے مفید ثابت ہو۔ اور دینی اور دنیاوی بھلائی کا موجب ہو۔ آمین۔

عبدالسلام سیکرٹری تعلیم و تربیت کاٹھ گڑھ

میرا لڑکا عزیز اقبال احمد بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احمدی احباب دعا فرمائیں۔ (گلاب دین از کلانور)

تمام احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے کامیاب کرے اور دشمن کو ناکام کرے۔ (مرزا محمد بیگ احمدی۔ ریاست جیند)

میری لڑکی کے سر میں داد کی قسم کے زخم ہیں۔ تمام احباب جماعت احمدیہ دعا فرمائیں کہ اللہ پاک اس کو صحت کاملہ اور عاجلہ عطا فرمائے آمین (رفیق اللہ احمدی کشمیری گیٹ دہلی)

اعلان نکاح

برادرم محمد یحییٰ احمدی کا نکاح محمد آچو احمدی کی ہمشیرہ مسماۃ ستی سے بعوض مہر پچاس روپے یکم جون ۱۹۲۸ء پڑھا گیا۔ (عاجز محمد یحییٰ احمدی)

مورخہ ۵ جون ۱۹۲۸ء بروز منگلوار بعد ظہر مسماۃ طالعہ بی بی دختر چوہدری نور احمد صاحب سکنہ گھٹیالیاں کا نکاح بالعوض مبلغ چار صد روپیہ مہر بشیر احمد پسر چوہدری کرم الدین صاحب سکنہ گھٹیالیاں کے ساتھ منشی محمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ پرائمری سکول نے پڑھا۔ (سید نذیر حسین گھٹیالیاں)

میرے بڑے لڑکے سید عبدالقیوم کا نکاح امیر بیگم بنت سید شاہ نواز صاحب تونڈی کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ مئی ۱۹۲۸ء کو پڑھا۔ (سید محمد اسماعیل قادیان)

محمد شفیع احمدی ولد عبدالغفور صاحب کا نکاح مسماۃ خاتون بی بی بنت اسد اللہ خاں صاحب احمدی سکنہ فیروز پور کے ساتھ بعوض مہر مبلغ پانچسو روپیہ بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۲۸ء ماسٹر نذیر محمد خاں احمدی نے پڑھایا۔

حاجی محمد۔ عبدالواحد احمدی مودہا

مرزا محمد حسین صاحب ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ پانصد روپیہ کے طاہرہ بیگم بنت میاں نظام الدین صاحب پنشنر گوندل ساکن جہلم سے مولوی عبدالمغنی صاحب امام مسجد احمدیہ نے ۱۳ مئی ۱۹۲۸ء کو پڑھا۔

حکیم محمد دین امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

ولادت

خاکسار کے ہاں خدا کے فضل سے چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے واسطے دعا فرماویں۔

خاکسار قادر بخش رنگریز احمدی ملتان شہر

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء بروز ہفتہ ۱۱ بجے فوت ہو گئیں احباب دعائے مغفرت کریں۔ (حاجی غلام احمد از کریام)

بابو محمد شریف خاں صاحب ٹی ٹی۔ ای لائل پور کا لڑکا محمد یحییٰ خاں ۲۶ مئی کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے والدین کو صبر عطا فرمائے۔ اور ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ نذیر احمد خاں از منٹگمری

میری اہلیہ بتاریخ ۷ مئی ایک چھوٹی بچی بعمر ۱۲ یوم بتاریخ ۹ مئی ۱۹۲۸ء اس دنیا فانی سے رحلت کر گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون لہٰذا احباب دعائے مغفرت کریں۔

چوہدری سلطان علی احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ جولائی ۱۹۲۸ء

۱۷ جون کا مبارک دن

جو اصحاب ۱۷ جون کے جلسوں میں شامل ہوئے۔ اور جنہوں نے الفضل کے گذشتہ پرچوں میں اس دن کے جلسوں کی مختصر اطلاعیں ملاحظہ کی ہیں۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ السّلام کی جتنی بڑی خدمت اس دن سرانجام دی گئی ہے۔ اس کی نظیر نہیں ہے۔

اسلام کی ابتدا سے لیکر آج تک کوئی ایسا موقع پیش نہیں آیا۔ کہ حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والسلام کی شان اقدس کے اظہار آپ کے ساتھ اخلاص و عقیدت اور آپ کے پاک نام کو چار دانگ عالم میں بلند و بالا کرنے کے لئے ایسا شاندار۔ ایسا منظم بلحاظ اثر ایسا وسیع۔ ایسا پاکیزہ۔ ایسا مناسب اور ایسا مفید مظاہرہ کیا گیا ہو۔ جیسا کہ ۱۷ جون کو کیا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کی جس قدر شدت سے مخالفت ہوئی۔ اور ان شپرہ چشم لوگوں نے جن کی آنکھیں روحانی بصیرت سے محروم ہونے کے باعث اس سراج منیر کی ضیائے تاباں کی تاب نہ لاسکتی تھیں جس طرح اس مبارک اور مفید تجویز کے خلاف ہر جائز و ناجائز طریقہ کو استعمال کیا۔ اور جھوٹا اور سراسر مبنی بر دروغ و کذب پروپیگنڈا کیا۔ اس کے باوجود اس تحریک کا کامیاب ہونا اور نہایت نمایاں طور سے کامیاب ہونا اور ان معاندین محمد صلعم کا رو سیاہ اور خائب و خاسر رہنا دلیل ہے اس بات کی۔ کہ گو یہ تحریک حضرت محمودؓ کی طرف سے کی گئی۔ مگر دراصل یہ ایک خدائی تحریک تھی۔ جسے ناکام بنانا کسی سیاہ باطن انسان کے بس کی بات نہ تھی۔

جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا منشا رعالی تھا۔ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور حالات سے ناواقف لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے ۱۷ جون کو اکناف عالم میں جلسے ہوئے۔ کامیاب جلسے ہوئے۔ اور ایسے شاندار ہوئے کہ ان کی یاد دشمنان محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حاسدان محمود کو برسوں بے چین و بیقرار رکھے گی ؎

اکناف ہند سے جو اطلاعیں آئی ہیں۔ اور جن میں سے کچھ اختصاراً الفضل میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر جگہ معقول پسند اور شریف طبقہ کے لوگوں نے ان جلسوں کو بنظر استحسان دیکھا۔ ان میں خاص دلچسپی لی۔ اور ان کو کامیاب بنانا اپنا فرض سمجھا۔ غیر مسلم اصحاب نے ان جلسوں میں جو حصہ لیا ہے۔ اور جس شوق اور محبت سے ان کو کامیاب بنایا اور مقررین کی تقریروں کو سنا ہے ان سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں شریف النفس لوگ موجود ہیں۔ جو حضرت سرور انبیاء کو دنیا کا محسن اور عظیم الشان ریفارمر یقین کرتے ہیں۔ مگر چونکہ ان کے لئے ایسے مواقع بہم نہیں پہنچائے جاتے۔ کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ اس لئے وہ ہماری نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ ان کو بہت بڑی صداقت کے اظہار کا موقع مل گیا۔ اور انہوں نے نہایت اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا۔

پھر ایک کثیر طبقہ غیر مسلم لوگوں کا ایسا ہے۔ جو حضور صلعم کی زندگی کے حالات سے قطعاً ناواقف اور محض نابلد ہے۔ یا اگر کوئی بات معلوم بھی ہے۔ تو ان کا منبع علم ان لوگوں کی متعصبانہ تصنیفات ہیں۔ جو اپنے خلاف فطرت مذاہب کی خیر اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ لوگ بانیٔ اسلام اور اسلام کے متعلق صحیح واقفیت نہ حاصل کر سکیں یہ طبقہ اگر مخالفت کرتا ہے۔ یا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان طرازی کرتا ہے۔ تو اس کی وجہ ناواقفیت یا غلط واقفیت ہوتی ہے ورنہ ان کو اگر صحیح حالات سے آگاہ کیا جائے۔ تو وہ بھی حضورؐ کے مداحوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ان جلسوں سے بہت فائدہ پہنچا۔ بہتوں کو صحیح واقفیت حاصل ہوئی۔ اور بہتوں کی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ ایک قلیل طبقہ ان دنی الطبع لوگوں کا ہے۔ جو سب کچھ جاننے کے باوجود محض خبث باطنی کی وجہ سے ہزارہا حملہ کو جائز سمجھتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح حالات سے ہر کہ و مہ کو آگاہ کر دیا جائے۔ پھر ان کی بات کوئی نہ سنیگا۔ ان جلسوں سے یہ بھی فائدہ پہنچا ہے۔

پھر مختلف اقوام کے روشن دماغ لیڈروں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ کہ ہندوستان کے آئندہ امن و امان کی بنیاد اسی تحریک پر رکھی جاسکتی ہے۔ ہندوستان کے باشندے مذہبی لحاظ سے اس قدر حساس واقع ہوئے ہیں کہ جب تک ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام نہیں کیا جائیگا۔ اہل ہند میں کبھی اتحاد نہ ہو سکیگا۔ چنانچہ بڑے بڑے اور مشہور لیڈروں نے اس بات کا ذکر اپنی تقریروں میں کیا ہے۔ اور اس تحریک کا پرتپاک خیر مقدم کر رہے ہیں۔ اس تحریک کو جو اپنے رنگ میں ایک بالکل نئی تحریک تھی۔ اور جو سخت مخالفت کے باوجود اس قدر کامیاب ہوئی۔ اس سے یقین ہوتا ہے۔ کہ انشاء اللہ العزیز آئندہ ہر سال یہ زیادہ سے زیادہ قبولیت حاصل کریگی۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی دنیا سمجھ لیگی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے عظیم الشان محسن اور مصلح تھے۔ اور یہ بیج جو ۱۷ جون کو بویا گیا ہے۔ اس قدر بڑھیگا اور اتنا پھلے اور پھولیگا۔ کہ تمام ہندوستان بلکہ تمام دنیا اس کے سایہ تلے آرام پائے گی ؎

۱۷ جون کے جلسوں کی رپورٹیں

اگرچہ بڑے بڑے اور مشہور مقامات کے علاوہ بہت سے قصبوں اور دیہات سے بھی ۱۷ جون کے جلسہ کی رپورٹیں آچکی ہیں لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ کئی ایک مقامات ایسے ہیں۔ جہاں ۱۷ جون کو جلسے ہوئے ہیں۔ لیکن وہاں کے اصحاب نے رپورٹیں نہیں بھیجیں ایسے تمام مقامات کے اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ بہت جلدی رپورٹیں ارسال فرمائیں۔ تاکہ نہ صرف الفضل میں شائع کی جائیں۔ بلکہ ان جلسوں کی جو مفصل رپورٹ مرتب ہو رہی ہے۔ اس میں بھی ان کا ذکر کیا جا سکے۔ امید ہے۔ کہ احباب جلد سے جلد اس طرف توجہ کریں گے اس بات کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ کہ جلسہ کسی چھوٹے قصبہ میں ہوا۔ یا حاضری کم رہی۔ یا ناسمجھ مخالفین کی وجہ سے پوری شان کیساتھ جلسہ نہ کیا جا سکا اس دفعہ جو کچھ بھی کیا جا سکا۔ وہی غنیمت ہے۔

ایسے مقامات کی رپورٹیں اس لئے بھی آنا ضروری ہیں۔ کہ آئندہ وہاں زیادہ کوشش اور سعی کی جائے۔ اور زیادہ توجہ دی جا سکے۔

الفضل کے خاتم النبیین نمبر پر
معزز معاصر مشرق کا ریویو

معاصر موصوف اپنے ۲۱ جون کے پرچے میں لکھتا ہے:-

۱۲ جون کو خاتم النبیین نمبر الفضل نے شائع کیا ہے۔ اس میں حضرت رسول کریم صلعم کے سوانح حیات و واقعات نبوۃ پر بہت کثرت سے مختلف اوضاع و انواع کے مضامین ہیں۔ اور ہر مضمون پڑھنے کے قابل ہے۔ ایک خصوصیت اس نمبر میں یہ ہے کہ ہندو اصحاب نے بھی اپنے خیالات عالیہ کا اظہار فرمایا ہے۔ جو سب سے بہتر چیز ہندوستان میں بین الاقوام اتحاد پیدا کرنے کی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتوں نے اپنے پیغمبر کے حالات پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اس نمبر کی قیمت ہم کچھ بھی نہیں ہے ہماری رائے ہے کہ ۱۷ جون کو جو لیکچر دئے جائیں ان سب کو ایک بڑی کتاب میں طبع کرنا چاہیئے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ان لیکچروں کے جمع کرنے کا انتظام کس طرح ہوگا۔ یہ بھی خدا کی مرضی پر منحصر ہے۔

بہرحال جماعت احمدیہ نہایت اہم اور ضروری کام کر رہی ہے۔

سیالکوٹ میں خواتین کا جلسہ

سیرت رسول اللہؐ پر لیکچر دینے کے لئے ۱۵ جون بروز اتوار ۵ بجے بعد دوپہر جامع مسجد شہر سیالکوٹ میں زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر پاربتی صاحبہ مسز لالہ امرناتھ صاحب ایڈووکیٹ جلسہ ہوا۔ جس کا اعلان بذریعہ اشتہار ورقعہ جات سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ہوا۔

اشتہار زیادہ تر طالب علم لڑکیوں اور احمدیہ گرلز سکول کی اُستانیوں نے شہر کے تمام سکولوں اور ہسپتالوں میں تقسیم کئے خصوصاً محمودہ بیگم صاحبہ سیکنڈ مسٹرس اس کام میں خاص طور پر قابل شکریہ ہیں وقت مقررہ سے آدھ گھنٹہ پہلے ہی مستورات آنا شروع ہو گئیں۔ اور ۵ بجے تک مسجد کا وسیع صحن اس قدر پر ہو گیا۔ کہ دہلیز سے باہر پاؤں تک جانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا۔ کئی مستورات کو اندر کمروں میں بٹھایا۔ اور سکول اور مہمان خانہ کی چھتوں پر بھی منتظموں نے عورتوں کو بٹھا دیا تاہم جگہ کی تنگی کے باعث اکثر مستورات کو تمام وقت کھڑا رہنا پڑا۔ اور بہت واپس چلی گئیں۔ ۵½ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ سکول کی لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن کی جس کے بعد محترمہ سیدہ سعیدہ صاحبہ نے درود خوانی کی اور نعت پڑھی۔

سیدہ محمودہ حامدہ نے مضمون پڑھا جس میں بتایا گیا۔ کہ اسلام سے پہلے عورت کی کیا حالت تھی۔ اور رسول کریم نے عورت کی حیثیت کو قائم کر کے اس فرقہ پر کتنا بڑا احسان کیا۔ عزیزہ نکو کا مضمون اور طرز بیان خوش کن تھا۔ سیدہ شوکت نے مناسب تمہید کے بعد الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے مضمون "ہمارا رسول غیروں میں مقبول"۔ پڑھا۔ پھر خادمہ نے تقریر کی مضمون قریباً وہی تھا۔ جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے یعنی خیر البشر کی بنی نوع انسان سے ہمدردی" مگر اس وقت تقریر باوجود کوشش کے تحریر کی طرح مختصر نہ ہو سکی۔ پھر اس لئے بھی کہ خاص خاص مقام پر کبھی ہندو اور کبھی مسلمان مستورات کو توجہ دلانا ضروری تھا۔ ایک گھنٹہ میں تقریر کو ختم کرنا پڑا۔ مگر خاطر خواہ بیان نہ کر سکی۔ سیدہ رفعت صاحبہ نے تعدد ازدواج رسول اللہ پر بیان کیا۔ کہ حضورؐ کا قریباً ساٹھ سال کی عمر میں بیویوں کی تعداد کا بڑھانا فرقہ نسواں کی ہمدردی و عزت کو دنیا میں قائم کرنے پر مبنی تھا۔ کیونکہ مطلقہ اور بیوہ عورتوں سے نکاح ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔ اس خیال کو رحمۃ للعالمین نے اپنی امت سے نکالنا چاہا۔ مزاج بیگم صاحبہ نے نعت پڑھی۔ اور خادمہ نے دعا اور درود پر جلسہ برخاست کیا۔ کہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی کا بے نظیر ثبوت اور حضور کے سچے جانشین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ کہ خلیفہ وقت ایدہ اللہ العزیز کی اس مبارک تحریک میں رضاء الٰہی کے ماتحت یہ اثر ہوا۔ کہ مجھ جیسی نالائق کو اس جلسہ کیلئے نام دیکر ایسی کامیابی ہوئی۔ کہ اپنی ناقابلیت کو دیکھتے ہوئے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔

جس ہندو معزز لیڈیز کا بوقت رخصت شکریہ ادا کیا۔ اس نے خود ہی اظہار تشکر کیا۔ کہ ہم نے آپ کے لیکچر سے بڑی خوشی حاصل کی ایک معزز لیڈی ڈاکٹر صاحبہ نے کہا۔ کہ آپ کو اپنے پسندیدہ بیان کیا تھا ہمیشہ ایسے لیکچر کرنے چاہئیں غیر احمدی مستورات آپس میں کہتیں۔ اب ان کے ماہواری جلسے میں بھی آیا کریں گی۔ تعلیم یافتہ معزز مسلمان بہنیں فرقہ بندی کے خیال کو چھوڑ کر اظہار شکریہ ادا کر رہی تھیں۔ کہ ہم مسلمان مستورات میں بھی ایسی لیکچرار پیدا ہو رہی ہیں۔

خاکسار سیدہ فضیلت سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ۔

جہلم میں جلسہ

(زیر صدارت جناب ملک طالب مہدیخاں صاحب)

بمنشاء التحریک حضرت امام جماعت احمدیہ مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۰ء بروز آیت وار ایک جلسہ زیر صدارت عالیجناب نواب میجر ملک طالب مہدیخاں صاحب ریٹائرڈ۔ ڈپٹی کمشنر بمقام جوبلی گھاٹ دا تو کنارہ آب جہلم منعقد ہوا۔

پہلا اجلاس ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے اور دوسرا اجلاس ۴ بجے شام سے غروب آفتاب کے قریب ختم ہوا۔ مختلف عقائد کے مقررین نے تقریریں کیں۔

مقررین کی کل تعداد دس تھی۔ جن میں ایک صاحب لالہ میلا رام ہندو تھے۔ باقی سب مسلمان تھے۔ تمام مضامین محنت سے تیار کئے ہوئے تھے۔ اسلئے ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں اچھا اور قابل ستائش تھا خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ نہایت خیر و خوبی اور کامیابی سے ختم ہوا۔ اور بانیان جلسہ کی رواداری اور حسن سلوک کے اکثر لوگ مداح تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ انجمن صاحب پریزیڈنٹ۔ مقررین۔ کارکنان جلسہ اور حاضرین کی شکرگذار ہے۔ جن کی توجہ اور شمولیت سے جلسہ کا انتظام اور ضبط نہایت خوشگوار رہا۔ اور ایسی بابرکت محفل سے خود بھی نفع اٹھایا اور دوسروں کو بھی فائدہ اُٹھانیکا موقعہ بخشا۔

خاکسار سیکرٹری جماعت احمدیہ جہلم

موضع سمالکہ ضلع کرنال میں جلسہ

حضور قبلۂ دو عالم سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے بیان میں جلسہ زیر صدارت جناب امام جامع مسجد ۱۲ بجے سے شروع ہو کر ڈیڑھ بجے تک ہوا جسمیں تلاوت قرآن ونظم خوانی کے بعد آپؐ کا ذکر جمیل شروع کیا گیا اور تقریریں کی گئی۔ جلسہ بڑا بارونق ہوا۔ اور سامعین کے قلوب پر ایک گہرا اثر ہوا۔ دو جہاں سرور کائنات کی پاکیزہ زندگی کا ہوا۔

محمد طفیل احمد خاں

پٹی کلیانہ میں جلسہ

۱۷۔ جون ۱۹۳۰ء پٹی کلیانہ ضلع کرنال میں جلسہ حضور سرور دو جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار میں منعقد ہوا۔ جو کہ صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک رہا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن ہوئی۔ بعدہٗ نعت خوانی۔ اس کے بعد ماسٹر حفیظ الدین صاحب مدرس پٹی کلیانہ نے حضور سرور کائنات کے صفات بیان کئے۔ اور آپؐ کی زندگی کا تمام جہان کے لئے بابرکت ہونا۔ اور آپؐ کا رحمۃ للعالمین ہو کر مبعوث ہونا ثابت کرتے ہوئے آپؐ کے احسانات تمام دنیا پر اور آپؐ کے رحم اور عفو پر روشنی ڈالی اور آپؐ کا مخلوق خدا پر شفقت کرنا بیان کرتے ہوئے لیکچر کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے ختم کیا۔ (محمد طفیل احمد خاں)

قصبہ نیوتن (ضلع اناؤ) میں جلسہ

الحمد للہ جلسہ ۱۷ جون ۱۹۳۰ء کا نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ عاشقان رسول ذکر رسول سنکر نہایت درجہ محظوظ ہوئے اور اس بہترین تحریک کو لوگوں نے نہایت اچھی نگاہ سے دیکھا اور چند لوگوں نے عہد کیا۔ کہ ہم برابر قریہ بقریہ جا کر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر لوگوں کے کانوں تک پہنچائیں گے۔

(حبیب اللہ)

حیدر آباد (ضلع اناؤ) میں جلسہ

۱۷ جون۔ مرزا امداد حسین صاحب طبیب نے قصبہ حیدر آباد ضلع اناؤ میں نہایت اعلےٰ پیمانہ پر جلسہ کر کے ذکر رسولؐ پر لیکچر دیا

(حبیب اللہ)

پیپل گاؤں (ضلع الہ آباد) میں جلسہ

حسب الحکم جناب حضرت خلیفۃ المسیح ۱۷ جون ۱۹۳۰ء کو خاکسار نے فضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موضع پیپل گاؤں میں لیکچر دیا یہ ایک چھوٹا سا گاؤں شہر الہ آباد سے قریباً ۲ میل جانب مغرب واقع ہے حاضرین کی تعداد تخمیناً ایک سو تھی لیکچر بہت کامیاب اور حسب خاطر خواہ رہا جلسہ ہوا بعد اختتام جلسہ شیرینی

موضع نلواڑہ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۷ جون کو موضع نلواڑہ میں جلسہ کیا گیا۔ سیرت نبوی پر لیکچر دئے گئے۔ لوگوں نے بہت توجہ سے سنے۔ جلسہ بخیر و خوبی دعا کے بعد برخاست کیا گیا۔ (سید فتح علیشاہ)

خان پور ضلع شاہجہانپور میں جلسہ

حسب تحریک جناب امام جماعت احمدیہ خان پور ضلع شاہجہانپور ۱۷ جون کو بعد مغرب بصدارت جناب بہادر خاں صاحب جلسہ شروع ہوا۔ حافظ سخاوت علی صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات بیان کئے۔ اور حضورؐ کے احسانات لوگوں کو سنائے۔ اور ہندو اصحاب کی تعداد زیادہ دیکھ کر اُن کے مذاق کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ بتایا کہ خدا کے پیارے بندے ہر جگہ گذرے ہیں۔ کوئی اپنی زبان میں انکو بھی رسول کہتا ہے اور کوئی اوتار اور پیغمبر کہہ کر جانتے ہیں۔ کہ ان سب کی تعظیم و تکریم کریں۔ اور کسی کی شان میں کوئی بے ادبی کی بات نہ کہیں۔ ایسے مہاپرشوں کی زندگی کے حالات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور ان کی نیک باتوں سے فائدہ اُٹھائیں۔ دو گھنٹہ یہ سلسلہ جاری رہا۔ (عزیز خان)

موکل ضلع لاہور میں جلسہ

۱۷ جون کو موکل میں مردوں اور عورتوں کا ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ عورتوں کے لئے پردے کا خاص انتظام تھا۔ ہندو اور سکھ صاحبان بھی جلسے میں تشریف لائے۔ جلسے کی کارروائی ½۱۰ بجے شروع ہوئی۔ مولوی عبدالحمید صاحب مولوی عبدالحق صاحب ڈاکٹر انوار الحق صاحب نے لیکچر دئے۔ اس جلسہ کا لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ ان لوگوں کی خواہش کے مطابق ۲۹ اکتوبر کو ایک جلسہ اور قرار پایا۔ جس میں رسول کریم کے متعلق لیکچر ہوں گے۔ (انوار الحق)

شاہل کوٹ میں جلسہ

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۲۹ء کو ہمارے انجمن اسلامیہ مشن لین شاہل کوٹ ضلع گورداسپور میں بتحریک منشی محمد عبدالہادی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب موصوف نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد حمد باری تعالیٰ پر نظم پڑھی گئی۔ پھر جناب آنحضرت ناظرہ، فخر سرور انبیا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی۔ اور آپ کے احسانات اہل دنیا پر۔ اور آپ کی قربانیاں۔ ان مضامین پر تقریریں کی گئیں۔ اور عرب

کے زمانہ جہالت اور حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت کے زمانے کا موازنہ کیا گیا۔ (محمد قاسم خاں سیکرٹری انجمن اسلامیہ)

کھپرالہ میں جلسہ

خاکسار نے موضع کھپرالہ میں ۱۷ جون کے جلسہ کا انتظام کیا۔ پہلے منشی دین محمد صاحب نے نعت خوانی کی۔ بعد میں مولوی شاہ محمد صاحب نے سیرت نبوی پر لیکچر دیا۔ اور آخر میں فدوی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے کامل نمونہ پر تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی خاصی کامیابی ہوئی۔ (محمد حسین)

دھنی دیو میں جلسہ

۱۷ جون موضع دھنی دیو چک نمبر ۲۳۳ زیر صدارت چودھری بلند خاں صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ جو کہ ہندو، مسلم، عیسائی مردوں اور عورتوں پر مشتمل تھی۔ بعض احباب گرد و نواح سے بھی شامل جلسہ ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔ پھر مولوی محمد حسین صاحب نے رسول کریم کے سوانح حیات بیان کئے۔ (علم الدین)

جامپور (ڈیرہ غازیخاں) میں جلسہ

۱۷ جون کے جلسہ میں ہیڈ ماسٹر صاحب اسلامیہ سکول اور تمام مسلمان میونسپل کمشنران نے خاطر خواہ امداد دی۔ اور جلسہ ½۵ بجے سے ۸ بجے شام تک نالہ سون کے کنارہ سایہ دار درختوں کے نیچے زیر صدارت میاں محمد یار صاحب فوق منعقد کیا گیا۔ چوہدری عبداللہ خاں صاحب نے تخمیناً ایک گھنٹہ۔ اس کے بعد کچھ وقت خاکسار و میاں محمد یار صاحب نے یکے بعد دیگرے تقریریں کیں۔ حاضرین نے تقریروں کو دلچسپی سے سنا۔ (دوست محمد)

بٹالہ میں جلسے

بٹالہ میں زنانہ اور مردانہ دو جلسوں کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ زنانہ جلسہ خدا کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔ بعض غیر احمدی عورتوں نے نظمیں پڑھیں۔ میری دونوں لڑکیوں نے تقریریں کیں۔ حاضری ۱۰۰ - ۱۵۰ کے قریب تھی۔ رات کو مردانہ جلسہ زیر صدارت غلام اکبر خاں صاحب انسپکٹر پولیس منعقد ہوا۔ دو غیر احمدی لڑکوں نے نظمیں پڑھیں۔ اور قاضی محمد عبداللہ صاحب نے نصف گھنٹہ کے قریب تقریر کی۔ (محمد عبدالرشید)

حسن پورہ میں جلسہ

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۲۹ء کو بوقت ۹ بجے شب میں نے بمقام موضع حسن پورہ جس میں مواضعات قادر آباد اور خلیلاں تحصیل بٹالہ کے چند معزز اشخاص بھی آ گئے تھے۔ لوگوں کو اکٹھا کر کے ہر سہ مجوزہ مضامین پر لیکچر دیا۔ عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ لوگوں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ غیر احمدی بھی شامل جلسہ تھے۔ جو بہت خوش ہوئے۔ (مفتی گلزار محمد)

رائچور (علاقہ نظام) میں جلسہ

حسب تحریک حضرت خلیفۃ المسیح جلسہ یوم النبیؐ بصدارت عالی جناب نواب نثار یار جنگ بہادر اول تعلقدار ضلع رائچور بوقت ۹ بجے رات تا ۱۱ بجے بمقام ٹاؤن ہال منایا گیا۔ تمام حکام و وکلاء معززین شہر چند ہندو و ساہوکار بھی شریک جلسہ ہوئے۔ روشنی بجلی فرش وغیرہ کا اعلیٰ انتظام تھا۔ صدر جلسہ نے ایک جامع اور مدلل تقریر سیرت مبارک پر کی۔ اور ایک نظم اپنی تصنیف کردہ سنائی حاضرین پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ مدرسہ کے بچوں نے خوش الحانی سے نعتیں سنائیں اور مولوی محمد علی صاحب فاروقی کا بھی تقریباً آدھ گھنٹہ وعظ ہوا۔ اعلیٰحضرت شاہ دکن و شہزادگان بلند اقبال کیلئے صاحب صدر نے دعا خیر فرما کر جلسہ برخاست فرمایا۔ ختم جلسہ پر گلاب پاشی کی گئی۔ اور شیرینی بھی تقسیم ہوئی۔ حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئے۔

میں خاص طور پر صاحب صدر اور جناب تحصیلدار صاحب کا بہت بہت شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت مدد دی۔ (محمد عبدالرحیم احمدی)

ننکانہ صاحب میں جلسہ

۱۷ جون علی الصبح غیر احمدیوں کی مسجد کو اچھی طرح صاف کر کے دروازے لگوا کر سائبان اور گلدستوں سے سجا کر ۹ بجے صبح جلسے کی کارروائی زیر صدارت لالہ پیارے لال صاحب رئیس [illegible] شروع کی گئی۔ جلسہ صبح اور شام پانچ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ چار غیر احمدی مولوی صاحبان، چھ احمدی، ایک سکھ، ایک آریہ، ایک غیر مبائع مولوی صاحب نے اپنے اپنے وقت کے مطابق مختلف موضوعات پر دو سو سے زائد ہندو مسلم حاضرین کے سامنے نہایت اعلیٰ پیرایہ میں لیکچر دئے۔ حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ لالہ رام لال صاحب آریہ اور سردار حاکم سنگھ صاحب اور مولوی نور الحق صاحب غیر مبائع اور ڈاکٹر [illegible] صاحبان پی ایس اور ہیڈ ماسٹر صاحب محمد سعید صاحب بی ٹی خاص شکریہ کے قابل ہیں۔ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ (محمد ابراہیم)

بھاؤنگر (کاٹھیاواڑ) میں ۱۷ جون کا عظیم الشان جلسہ

ایک مخلص کی مساعی کا شاندار نتیجہ

جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے "۱۷ جون کا جلسہ" یہاں بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جمیع مسلمانوں کے علاوہ ہندو صاحبان بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس موقع سے پہلے شاذ و نادر ہی مسلمانوں کی مقامی جماعتیں مثل میمن۔ سپاہی۔ مغل۔ عرب۔ بوہرہ اور آغا خانی ایک جگہ جمع ہوئی ہونگی۔ اور پھر ساتھ ہی ہندو بھائیوں نے شمولیت اختیار کی ہو

جلسہ کا اشتہار گجراتی زبان میں نہایت خوبصورت چھپوایا گیا تھا۔ جو ہزاروں کی تعداد میں شہر کے کونے کونے میں تقسیم کیا گیا۔ زبانی درخواستوں (جو خاص خاص اصحاب سے کی گئی تھیں) کے علاوہ اشتہار میں بھی عام اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ ہر شخص کو بلا تمیز مذہب و ملت آنحضرت صلعم کی زندگی پر بولنے اور سننے کی اجازت ہوگی۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور کئی صاحب بولنے کو تیار پائے گئے ؁

وقت آٹھ بجے بعد نماز مغرب مقرر کیا گیا تھا۔ جو یہاں کی تجارت پیشہ پبلک کی سہولیت کی خاطر تھا۔ ابھی آٹھ بجنے میں کچھ دیر ہوگی کہ لوگ جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو گئے۔ صدر صاحب کی نشست گاہ کے دونوں طرف کرسیوں کی قطاریں تھیں۔ جن کے آگے دور تک بنچ لگائے گئے تھے۔ روشنی کا کافی انتظام تھا۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد حاجی سکندر صاحب اور ملک احمد صاحب نے مل کر نہایت خوش الحانی سے نعت خوانی کی جن کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر شروع کی جو نہایت اختصار کے ساتھ پونے گھنٹے میں ختم کر دی گئی۔

میرے بعد جناب کیس رائے صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ٹیچر سناتن دھرم ہائی سکول کھڑے ہوئے۔ آپ ایک بے تعصب ہندو نوجوان ہیں۔ اور علم و فضل میں کاٹھیاواڑ میں امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ فارسی جانتے ہیں۔ اور شعر بھی کہتے ہیں۔ خاکسار کے ایک ہی دفعہ حاضر خدمت ہونے سے آپ نے جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر شروع کی جو نہایت فاضلانہ تھی۔ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا۔ اس کا لب لباب یہ تھا۔ کہ جب دنیا میں کسی قوم میں بدیوں کی انتہا ہو جاتی ہے۔ تو خدا کی غیرت جوش میں آجاتی ہے۔ اور وہ اپنا رسول دنیا میں بھیجتا ہے۔ تاکہ اس قوم کی اصلاح ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے رسول تھے مگر آپ کسی خاص طبقہ یا قوم کی اصلاح کے لئے نہ تھے۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے تھے۔ اور آپ کی تعلیم بھی تمام دنیا کے واسطے تھی۔ دنیا کی تمام مذہبی کتابیں زمانہ کی رفتار کے مطابق کرنے کے لئے ترمیم کی محتاج ہیں۔ مگر قرآن کریم اور وہ تعلیم جو آنحضرت صلعم نے دی وہ ہر زمانہ میں ایک جیسی کار آمد ہے۔

آخر میں آپ نے تسلیم کیا۔ کہ آنحضرت صلعم دنیا کے سب سے بڑے نبی تھے۔ اور نیز اسلامی مساوات کی جسے انہوں نے Universal Brotherhood کے نام سے تعبیر کیا۔ بہت تعریف کی۔

آپ کے بعد حاجی سکندر صاحب نے اپنا مضمون "عربوں کی حالت آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے اور بعد میں" شروع کیا جس میں آپ نے آنحضرت صلعم کو دنیا کا مصلح اعظم ثابت کیا۔ نیز طبقہ اناث پر آپ کے جو احسانات ہیں ان کو وضاحت سے بیان فرمایا۔

آخر میں مولانا عثمان صاحب جو ایک عمر رسیدہ بزرگ ہیں کھڑے ہوئے۔ آپ نے مسلمانوں کو بتایا کہ اصلی مجلس میلاد آج کا جلسہ ہے پھر آیت قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ ہم مسلمان کیا اور دوسری قومیں کیا۔ صرف اسی حالت میں آنحضرتؐ کی پیروی کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہمیں ان کی سوانح عمری سے واقفیت ہو۔ اس لئے آپ کے سوانح کے سننے اور سنانے والوں کو بڑے درجہ کا حقدار ثابت کیا۔

آپ نے مقامی حالات پر بھی روشنی ڈالی۔ اور تمام مسلمانوں سے درخواست کی کہ وہ آپس میں اتفاق کریں۔ اور تعلیم کی جانب متوجہ ہوں۔

چونکہ وقت زیادہ گزر چکا تھا۔ اس لئے خاکسار نے صدر جلسہ کی طرف سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا۔

حاضرین تمام وقت ہمہ تن گوش بنے رہے۔ اور باوجود بہت وقت گذر جانے کے اٹھنے کا نام تک نہ لیا۔

اس مختصر سی روئداد کے بعد اب وہ چند باتیں بیان کرتا ہوں جو اس رپورٹ کے لکھنے کی محرک ہوئی ہیں۔ اور جن کے شائع کرانے سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ میرے جیسے میرے دور افتادہ بھائی ایسے اوقات میں باوجود مشکلات کے اپنے امام کی تابعداری میں ان کے احکام کی تعمیل میں حتی الامکان کوشش کیا کریں۔ اور جیسا کہ مجھے تجربہ حاصل ہوا ہے۔ وہ کبھی بھی یہ خیال نہ کیا کریں۔ کہ ان کی کوشش کا عشر عشیر بھی رائیگاں جائیگا۔ میں اگرچہ یہاں اکیلا تھا۔ مگر سمجھتا تھا۔ کہ تمام جماعت کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔ اس لئے خدا نے مجھے عظیم کامیابی عطا کی ہے۔

اس جلسہ کا انعقاد یہاں کے خاص حالات کی وجہ سے بے نظیر کامیابی ہے۔ جناب سیکرٹری صاحب ترقی اسلام سے ہدایات ملتے ہی خاکسار نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ کہ یہاں بھی جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ دوسرے ہی دن یہاں کے مسلمان شرفاء سے ملاقاتیں شروع کر دیں۔ اور انہیں جلسہ کی اہمیت سے واقف کیا۔ مگر افسوس کہ ان میں سے تھوڑوں نے ہی میری ہاں میں ہاں ملائی اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ خدانخواستہ انہیں رسول کریمؐ سے محبت نہیں ہے۔ یا میرا احمدی ہونا ناگوار تھا۔ نہیں بلکہ ایک اور وجہ تھی۔ اور وہ پارٹی بازی کا مرض ہے۔ جو یہاں حنفی کہلانے والے مسلمانوں میں ہے۔ ان کے دو فریق ہو گئے ہوئے ہیں۔ اور دونوں میں جامع مسجد کی ملکیت کے لئے ایک عرصہ سے جھگڑا چلا آرہا ہے۔ مقدمہ شروع ہے۔ اور خوب پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے کسی فریق کو یہ منظور نہ تھا۔ کہ دوسرا فریق بھی آکر جلسہ میں حصہ لے۔ میں نے بہت کوشش کی۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اسی اثنا میں میں کچھ پژمردہ خاطر ہو گیا۔ مگر چونکہ یہ کام میرا نہ تھا۔ اور یہ تجویز میری تجویز نہ تھی۔ بلکہ آج کے زمانہ کی اس عظیم الشان ہستی کی تھی جس کا ہر لمحہ دین خدا کی اشاعت اور بہتری کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ اور جو روح القدس سے معمور ہو کر کامیابی کے ایسے ایسے نئے راستے تجویز کر رہا ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ اس لئے اسی مبارک ہستی یعنی ہمارے پاک امام ایدہ اللہ بنصرہ کی دعائیں میرے ساتھ ہوئیں۔ اور مجھے ایسی ہمت عطا کی گئی کہ باوجود قسم قسم کی رکاوٹوں کے میں نے اپنے تو ہر مقصود کو حاصل کیا اور ایسی کامیابی ہوئی کہ یہاں مدتوں یادگار رہیگی۔ وہی افراد جو اس کام میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے آخر میں خود بخود آ گئے ؁

اس کامیابی پر میں ذاتی طور سے ہرگز نازاں نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ میری کامیابی تمام جماعت احمدیہ کی کامیابی ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ اور خلوص دل سے اپنے پیشوا کے حضور مبارکباد عرض کرتا ہوں ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

انجمن اسلام کے سیکرٹری جناب سکندر خان صاحب انسپکٹر پولیس نے اچھی مدد کی ہے۔ وہ شخص جس نے سب سے زیادہ میرا ہاتھ بٹایا وہ جناب حاجی سکندر خاں صاحب تھے۔ آپ میرے دیرینہ دوست ہیں۔ اور میری طرح ریلوے میں ملازم ہیں۔ ملک احمد صاحب لائبریرین انجمن اسلام لائبریری بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ میرے حقیقی ماموں جناب عنایت علی صاحب اور سیر نے بھی جو کہ غیر احمدی ہیں خوب مدد کی۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ جناب سیٹھ فاضل میاں صاحب آغا خانی رئیس اعظم بھاؤنگر اور جناب عثمان خاں صاحب نے انجمنی رنگ میں ہمدردی ظاہر کی۔ خدا سب کو جزائے خیر دے۔

آخر میں یہ خاکسار اپنے تمام بھائیوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس عاجز [illegible]

شاہجہانپور میں ۱۷ جون کا جلسہ

معززین کی دلچسپ تقریریں

ہندوستان کے اور شہروں کی طرح شاہجہانپور میں بھی ۱۷ جون ۱۹۲۹ء کو سیرۃ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقریریں کے لئے مختلف عقاید و خیالات کے لوگوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندو مسلم مقرروں نے تقریریں کیں۔ یہ جلسہ آٹھ بجے شب احاطہ پختہ حافظ سید مختار احمد میاں صاحب واقعہ محلہ ترین میں شروع ہوا۔ جناب منشی نثار احمد صاحب قریشی بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل شاہجہانپور کی تحریک اور حافظ سید مختار احمد میاں صاحب کی تائید سے عالیجناب فضیلت مآب خان محمد محمود الحسن خاں صاحب سب جج بہادر سیتاپور رئیس شاہ جہاں پور اس جلسہ کے صدر قرار پائے۔

اوّل جناب صدر محترم نے مختصر الفاظ میں اس جلسہ کے مقاصد و اغراض بیان فرمائے۔ بعدہٗ جناب ممدوح کے ایماء سے حاجی حافظ عبدالجلیل صاحب علوی نے قرآن شریف کی تلاوت کی۔ بعد تلاوت جناب منشی نثار احمد صاحب قریشی بی اے ایل ایل بی نے تقریر فرمائی جس میں بتایا۔ کہ چونکہ تمام مذاہب اپنی ابتداء کے لحاظ سے سچے اور خدا کی طرف سے ہیں۔ اس لئے صداقت سب میں موجود ہے۔ کوئی مذہب جو درحقیقت مذہب ہو۔ ایسا نہیں ہے۔ جو صداقت سے بالکل ہی خالی ہو۔ گو میں اسلام کے سوا تمام مذاہب کو مختص القوم اور مختص الوقت مانتا ہوں۔ لیکن کسی مذہب کو صداقت سے خالی آج بھی نہیں مانتا ہوں۔ دروغگوئی۔ بدعہدی دغابازی۔ چوری۔ قتل۔ زناکاری وغیرہ افعال قبیحہ تمام مذاہب میں ممنوع ہیں۔ ایسی حالت میں کسی مذہب کو صداقت سے بالکل خالی خیال کرنا سفاہت و حماقت اور کسی بانی مذہب کی ہتک قابل نفرت لغویت اور خطرناک جہالت ہے۔ اگر اس سے اجتناب کر کے اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں اور بانی مذہب یا ہادی در ہنمائے مذہب کے حالات زندگی اور ان کے محامد و صاف بیان کئے جائیں تو بہت مفید نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

آج کا جلسہ جو حسب تحریک امام جماعت احمدیہ ہندوستان کے کل شہروں میں ہو رہا ہو گا۔ اسی غرض سے ہے۔ تا یہ ظاہر کیا جائے کہ بانی اسلام سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات کیا ہیں۔ اور حضورؐ نے بنی نوع کے واسطے کیا کیا قربانیاں کیں۔ اور ان پر کیسے کیسے احسانات فرمائے۔ قریشی صاحب کی تقریر ختم ہونے کے بعد جناب چوہدری سردار خاں صاحب نے تقریر فرمائی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان احسانات پر مشتمل تھی۔ جو مادیات سے تعلق رکھتے ہیں اور جن سے دنیا آج تک فائدہ اٹھا رہی ہے۔

پھر جناب بابو برج موہن لال صاحب مختار عدالت شاہجہانپور نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ جن ہستیوں کی وجہ سے دنیا میں کوئی مفید علمی یا مذہبی انقلاب پیدا ہوا ہو۔ اور وہ انقلاب دنیا کے لئے مفید ہوا ہو۔ ایسی ہستیاں تمام انسانوں کے شکریہ کی مستحق ہوتی ہیں میں باوجود ہندو ہونے کے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتا۔ کہ عرب کے مقدس نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انہی قابل عزت و احترام ہستیوں میں سے ایک عظیم الشان ہستی ہیں۔ کیونکہ آپؐ کی ذات مبارک سے عرب میں نہایت زبردست انقلاب پیدا ہوا ہے۔ آنحضرت صلعم کے اصلاحی کوشش شروع فرمانے سے پہلے عرب کی حالت نہایت ابتر بلکہ بدتر تھی۔ شائستگی و تہذیب کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا تھا۔ انسانیت پر بالکل موت وارد ہو چکی تھی۔ جہالت و بدکاری کی گھنگھور گھٹاؤں نے سارے ملک کو تیرہ و تار کر رکھا تھا۔ مولانا حالی مرحوم نے اپنی مشہور مسدس میں اس حالت کا بہت ٹھیک نقشہ کھینچا ہے مگر آنحضرت صلعم کی کوشش سے یہ حالت بالکل بدل گئی۔ اور آپؐ نے دیکھتے ہی دیکھتے ملک کی کایا پلٹ دی۔ اور عربوں میں جو مردہ ہو چکے تھے دوبارہ روح پھونکی۔ انکو از سر نو انسان بنایا۔ شائستگی و تہذیب سکھائی۔ قانون بتا گیا۔ اور مختصر یہ کہ خاک ذلت سے اٹھا کر تخت عزت پر بٹھا دیا۔ ایسی عظیم الشان شخصیت والے انسان کی تو جتنی بھی عزت کی جائے کم ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ایسی بلند پایہ ہستیوں کی خواہ وہ کہیں بھی پیدا ہوئی۔ اور کسی قوم سے بھی تعلق رکھتی ہوں دل سے قدر و منزلت کریں۔ اور ان کی شان میں کسی گرے ہوئے لفظ کو کبھی روا نہ رکھیں۔ تمام بانیان مذاہب اور کل قوموں کے مقدس راہنماؤں اور بزرگوں کا ادب و احترام ضروری سمجھیں۔ اور جیسا میں یہ چاہتا ہوں کہ غیر مسلم لوگ اپنے مسلم بھائیوں کے مقدس نبی حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل سے ادب و احترام کریں۔ اسی طرح میں اپنے مسلم بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی تمام غیر مسلم بھائیوں کے گروؤں اوتاروں اور نبیوں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھیں۔ تا آپس میں ارتباط و اتحاد پیدا ہو۔ اور ہندو مسلم اتحاد سے ہمارا ملک ترقی کرے۔ میں اس جلسہ کو نہایت مفید سمجھتا ہوں۔ اور جناب حضرت میرزا صاحب امام جماعت احمدیہ کا بھی مبارک اور پاکیزہ تحریک سے ایسے جلسوں کی بنیاد پڑی ہے۔ اور آج ہندوستان کے تمام شہروں میں ایسے جلسے ہو رہے ہیں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ یہ تمام جلسے کامیاب ہوں۔ اور ان کے نیک نتائج ہم سب کو فائدہ پہنچائیں۔ آخر میں گورنمنٹ برٹش کا شکریہ ادا کرکے جس کے عہد میں ہم آرام سے بسر کرتے ہیں۔ اور آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

بابو صاحب کی تقریر نہایت عمدہ و دلچسپ تھی۔ جو عام طور پر پسند کی گئی۔

غیر مسلم دوست نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت محمد صاحب کہا کرتے ہیں۔ لیکن بابو صاحب نے حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جس کا انکی زبان سے ادا ہونا۔ نہایت پیارا معلوم ہوتا تھا۔ سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ بابو صاحب کی تقریر ختم ہونے پر جناب مولوی سید محمد معین الدین میاں صاحب سابق پیشکار عالی جناب فضیلت مآب نواب صدر یار جنگ بہادر صدر الصدور امور مذہبی سرکار آصفیہ نے نہایت زبردست و پر مغز و معنی خیز تقریر فرمائی۔ جو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی صداقت اور حضورؐ کی شریعت کے خاتم الشرائع اور حضور کے محامد و اوصاف اور حضور کی عظیم الشان و بے نظیر قربانیوں پر مشتمل تھی۔ جس کے ثبوت میں آپ یورپین اہل قلم کے زبردست حوالے بھی ان کی انگریزی تصانیف سے پیش فرماتے جاتے تھے۔ سید صاحب کی تقریر کے بعد جناب حافظ سید مختار احمد میاں صاحب نے تقریر فرمائی۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عدیم المثال احسانات پر مشتمل تھی۔

(محمد میاں)

سردار انبیاءؐ کی توہین ملانوں کے ہاتھوں

باوجود ان تمام مشکلات اور رکاوٹوں کے جو دیوبندی طبقہ کی جانب سے ہمارے آقا صلعم کی ایک ادنےٰ خدمت کی انجام دہی کے خلاف پیدا کی گئی تھیں۔ الحمد للہ کہ مورخہ ۱۷ جون سنہ حال بوقت ۵ بجے شام کے ایک عظیم الشان جلسہ بمقام شوکت باغ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ خلاف توقع نہایت کامیاب ہوا۔ شہر کے اکثر عمائد و رؤساء نے بخوشی شرکت کی۔ جو تقریریں کی گئیں وہ بھی کسی طرح معمولی پایہ کی نہ تھیں۔ عوام بہت متاثر ہوئے۔ اور اس پاک تحریک کی دل سے قدر و منزلت کی۔ شہر کے تعلیم یافتہ طبقہ نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں حد درجہ کی کوشش کی اور انتہائی دلچسپی لی۔ بعض قابل قدر ہستیاں ایسی بھی پیدا ہو گئیں۔ جنہوں نے اس کار خیر میں نہایت جانفشانی و تندہی سے کام لیا۔ اور دیوبندی مولویوں کی مخالفت اور تکفیر بازی کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے حقیقی فرض بجا لانے میں کوتاہی نہیں کی۔ ان قابل فخر اصحاب مسٹر سعود الحسن صاحب بیرسٹر۔ مولوی اشتیاق حسین مختار۔ رطان بہادر قاضی شوکت حسین صاحب تائیس اعظم۔ اور مولوی ظفر حسین صاحب اسلی وکیل ہیں۔ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور روپیہ صرف کر کے اس تحریک کو کامیاب بنایا۔ جزاکم اللہ۔

ملانوں کے تباہ کن رویہ کی جو انہوں نے اس وقت رسول اکرم صلعم کے خلاف اختیار کیا۔ جلسہ میں خاص مذمت کی گئی اور اس طبقہ کی تنگ نظری جہالت اور تعصب پر خوب روشنی ڈالی گئی تاہم بھی دیوبندی طلبا اپنی فتنہ انگیزی سے باز نہ آئے جلسہ کے بعد فساد برپا کرنے کی کوشش کی گئی سخت درید ہ دہنی اور بد کلامی اختیار کی گئی اس پر ایک بریلوی فرقہ کے مایہ ناز بگڑ گئے اور دیوبندی مولوی تو تو میں میں شروع ہو گئی۔ خیریت یہ گذری کہ موخرالذکر کے ہمراہی بہت کم تھے ورنہ سخت فساد کا اندیشہ تھا۔

الحمد للہ کہ رسول اکرمؐ کے دشمنان جو دنیوی اغراض کے حصول کیلئے مخالفانہ صورت و شکل اختیار کئے ہوئے ہیں اپنی بیہودہ کوششوں میں جو خدا کے کام میں رخنہ اندازی کیلئے کی گئیں۔ ناکام و نامراد رہے۔ اور ہر مذہب و ملت کے افراد کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوئے۔ (ایک ہمدرد اسلام (غیر احمدی))

جھنگ اور مگھیانہ میں جلسہ

بفضلہ تعالےٰ ۱۷ر جون کو جھنگ اور مگھیانہ میں الگ الگ دو جلسے کامیابی سے ہوئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہر دو جلسے اچھی طرح سے رسول کریمؐ کی شان کا اظہار کا موجب بنے۔ (محمد حسین)

رنگے پور میں جلسہ

۱۷ر جون کو موضع رنگے پور میں موضع بوہن پور لکھو کے کے شائقین اکٹھے ہوئے۔ اور رسول کریم صلعم کی شان پر خاکسار نے لیکچر دیا۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ حاضرین کی تعداد دیہاتی لحاظ سے اچھی تھی۔ عورتیں بھی شوق سے سنتی رہیں۔ (محمد اسمٰعیل)

سید والہ (شیخوپورہ) میں جلسہ

خاکسار سید والا ضلع شیخوپورہ میں ۱۷ر جون کے جلسہ کے لئے گیا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ بہت عمدہ ہوا۔ غیر مذاہب کے لوگ بھی شامل ہوئے۔ صدر جلسہ لالہ پیارے لال نمبردار مالک سید والا تھے۔ ایک سکھ دوست عالم سنگھ صاحب کا لیکچر "بادیان مذاہب کے متعلق ہمارا کیا رویہ ہونا چاہیئے" پر تھا۔ اور ایک آریہ رام لال کا لیکچر "عام رشیوں کی لائف اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی پر" تھا۔ عاجز کے دو لیکچر ہوئے۔ (عبداللہ)

دیوا میں جلسہ

۱۷ر جون کو خاکسار کا لیکچر موضع دیوا علاقہ بھمبی میں زیر صدارت آسمٰعیل آدم کے ہوا۔ خاکسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع انسان پر احسانات تفصیل سے بیان کئے۔ لوگ اچھی طرح شوق سے سنتے رہے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (امام الدین)

پنڈی چری میں جلسہ

۱۷ر جون کو صبح جماعت پنڈی چری کا جلسہ سیرت حضرت نبی کریم صلعم پر ہوا۔ اسی کے قریب اشخاص جمع ہوئے جن میں ہندو بھی تھے۔ صدر جلسہ چوہدری حاکم خاں صاحب تھے۔ عاجز نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات اور احسانات بیان کئے۔ مستورات کا بھی علیحدہ جلسہ ہوا۔ ہندو عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ آمنہ بی بی اور فاطمہ نے نہایت موزوں پیرایہ میں تقریریں کیں۔ (احمد دین)

جڑانوالہ میں جلسہ

۱۷ر جون کو جڑانوالہ میں جلسہ احمدی جماعت کی جانب سے ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے سوانح پاک رسول اکرمؐ کو اچھی حالت میں پیش کیا۔ (نذیر احمد خاں)

جھگڑیا میں جلسہ

۱۷ر جون بمقام جھگڑیا ساج پیپلا سٹیٹ میں جلسہ نہایت خیر وخوبی سے ہوا۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کی تعداد اچھی تھی۔ چار ہندو سیٹھ اور دو ہندو دوکاندار بھی شامل ہوئے۔ پریذیڈنٹ ایک غیر احمدی مولوی صاحب تھے۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ میرے بعد ملک سراج الدین صاحب نے لیکچر دیا۔ اور پریذیڈنٹ صاحب نے تقریر کی۔ جلسہ ختم ہوا۔ لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اور اقرار کیا کہ ہم ہر سال ایسا جلسہ کیا کرینگے۔ (عبداللہ احمدی)

ڈھلواں میں جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک کے مطابق ۱۷ر جون کو یہاں اجتماع کیا گیا۔ پہلے ایک غیر احمدی دوست نے مضمون پڑھا۔ اور پھر میں نے سیرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مضمون پڑھا۔ حاضرین پر خاص اثر ہوا۔ (رپورٹر)

جاگولائی (پٹنہ) میں جلسہ

خوردہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک ہندو قصبہ جاگولائی پٹنہ ہے۔ یہاں ایک مہنت مہاراج رہتے ہیں۔ جن کو ہندوؤں میں بہت شہرت حاصل ہے۔ ۱۷ جون کو جاگولائی میں مہنت مہاراج کے زیر صدارت اور اطراف کے ہندوؤں اور مخالف مسلمانوں کے مجمع سے ایک جلسہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد جناب ارشاد خاں صاحب احمدی نے لیکچر دیا۔ پھر عبدالحمید خاں صاحب احمدی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکچر دئے۔ پھر مکرم علی خاں احمدی نے اڑیہ زبان میں بہت دیر تک تقریر کی۔ پھر مہنت مہاراج نے اڑیہ زبان میں تمام حاضرین مجلس کا اس جنگل میں تکلیف اٹھاکر مذہب کی خاطر آنے پر شکریہ ادا کیا۔ ہندوؤں میں بہت بڑا بھاری اثر ہوا۔ جلسہ دعا کے بعد بخیر وخوبی ختم ہوا۔ ہم مہنت جی مہاراج کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (عبدالحمید خاں)

چٹاگانگ میں جلسہ

۱۷ر جون ۴ بجے ٹاؤن ہال میں زیر صدارت پروفیسر عبداللطیف صاحب حضرت رسول کریم صلعم کے پاکیزہ زندگی ان کے احسانات وقربانیوں پر لیکچر دینے کے لئے ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ مسلمان وکیل۔ مولوی مجرد طلباء کے کچھ ہندو بھی حاضر تھے۔ مولوی عبدالہادی صاحب مدرس مدرسۂ عالیہ مولوی سلطان الاسلام غازی مبلغ انجمن احمدیہ بنگال و مولوی ریحان علی صاحب وکیل نے عمدہ تقریریں کیں۔ صدر جلسہ نے اخیر میں خطاب کیا۔ (غلام رحمٰن)

شیخوپورہ میں جلسہ

مورخہ ۱۷ر جون کو بوقت ۸ بجے شام زیر صدارت میاں شیخ عبدالعزیز صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل شیخوپورہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی غلام احمد صاحب شیخ محمد یحییٰ صاحب نومسلم۔ جناب چوہدری شاہ محمد صاحب بیرسٹر۔ جناب شیخ کرامت علی صاحب بی۔ اے۔ ایل پلیڈر نے حضور نبی کریمؐ کے اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے متعلق تقریریں کیں۔ (محمد شفیع)

نینی تال میں جلسہ

اللہ تعالےٰ نے اس پہاڑی سرزمین میں مورخہ ۱۷ر جون بروز اتوار بعد از نماز عشا جامع مسجد نینی تال میں ایک خاص جلسہ زیر اہتمام انجمن اسلامیہ منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ آنحضرت صلعم کی سیرت۔ سوانح اور فضائل پر لیکچر دئے گئے۔ پہلے حاجی حافظ عزیز الرحمٰن صاحب نے آنحضرتؐ کی لائف بیان فرمائی۔ اور ساتھ ہی ساتھ فضائل بھی بیان فرمائے۔ اس کے بعد میاں احمد جان احمدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی احسانات پر قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں تقریر کی۔ بعد دعا رات کے ساڑھے گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ (رپورٹر)

۱۷ جون کے جلسوں کے متعلق

معزز معاصر مخبر اودھ کا مضمون

معاصر موصوف نے اپنے ۲۶ جون کے پرچہ میں حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے:۔

انسان اعظم حضرت رسول اکرمؐ کی سیرت پر شاندار لیکچر

اور ہندوستان میں جلسے

کھنچا دل خود بخود اغیار کا اسلام کی جانب یہ ادنیٰ معجزہ تھا ہستی اعظمؐ کی سیرت کا

دور حاضرہ کے مسلمانوں میں جماعت احمدیہ ایک پرجوش جماعت ہے۔ جس کے زبردست لیکچروں کی آواز یورپ سے امریکہ تک گونج رہی ہے۔ اور یہ ہر موقع پر معترضین اسلام کی تسلی کرنے کو آمادہ رہی ہے۔ اس طبقہ نے بحث و مباحثہ کے ضمن میں بہترین خدمات انجام دئے ہیں۔ اور علم کلام میں جو عظیم الشان تبدیلیاں پیدا کی ہیں ان سے کسی انصاف پسند کو انکار نہیں ہوسکتا۔

کچھ دنوں سے غیر اقوام کے مقررین اور جرائد و رسائل نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ وہ حضرت نبی کریم صلعم کے متعلق اپنے جلسوں میں ایسے حالات بیان کرتے ہیں۔ جن کا مستند تواریخ میں پتہ نہیں اور اپنے اخبارات میں ان غلط روایات پر الٹی سیدھی رائے زنی کرتے ہیں۔ جن سے سیرت نبوی کا لٹریچر ناآشنا ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس بات کا بیڑہ اٹھایا کہ ۱۷ جون کو ہندوستان کے ہر حصہ میں مسلمانوں کے عام جلسے کئے جائیں جنمیں آنحضرتؐ کی سیرت مبارک پر شاندار لیکچروں کا سلسلہ شروع ہو اور اسمیں نہ صرف ہر فرقۂ اسلامیہ کے ممتاز افراد شریک ہوں بلکہ غیر مذاہب کے اشخاص کو بھی دعوت دی جائے۔ تاکہ وہ حضرت رسول اکرمؐ کے سچے حالات سے آگاہ ہوں۔ ان پر ثابت کردیا جائے کہ آپ کی بیاض حیات کا ہر ورق دنیا کے لئے سبق آموز تھا اور آپ کی بارفیع شان انسانی ہمدردی کا مجموعہ تھی۔ آپ کا ہر قول برکتوں کا خزانہ تھا۔ اور آپ کا ہر فعل اعلیٰ ترین اخلاق کا نمونہ تھا۔ آپ کی ہر ایک حرکت اپنے اندر عشق الٰہی کی کشش رکھتی تھی۔ اور آپ کا ہر سکون قوموں کے واسطے امن کا پیغام تھا۔ جس وقت غیر قوموں کو ہستی اعظم کے کمالات کا صحیح علم ہوگا اور عفو و رحم کے پُر تاثیر نقشے ان کے سامنے آئینگے۔ تو پھر انہیں ہرگز جرأت نہ ہوگی۔ کہ وہ آپ کی برگزیدہ ذات پر دل شکن حملے کریں۔ اور آپ کو تمام بنی آدم سے برتر نہ مانیں۔ یہ وہ تجویز ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہندوستان میں اتحاد اور محبت کے جذبات پیدا ہوجائیں گے۔ اور ان فسادات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوجائے گا۔ جو ملکی ترقی کے مانع ہیں مسلمانوں کی آسمانی کتاب قرآن حضرت نبی کریم کا زندہ معجزہ ہے جس کے احکام مشترکا انسانیت پر لطف و احسان کرتے ہیں۔ قرآن کی تعلیم اوہام کے باطل طلسم کو توڑ دیتی ہے۔ یہودی توریت کی موجودگی میں بھی جادو کے قائل تھے۔ ان کا گمان تھا۔ کہ حضرت سلیمانؑ اپنی بت پرست بیویوں کو خوش رکھنے کیلئے بتوں کو پوجتے تھے۔ ان کی انگوٹھی میں نقش تھا۔ قرآن میں سحر کاریوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے۔ وہ انسانوں کی زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد اوہام پرستی نہیں بلکہ ایسے قصے عبرت و نصیحت کے واسطے درج کئے گئے ہیں۔ جس چیز کا ماخذ لطیف و دقیق ہو اسے عربی لغت میں "سحر" کہتے ہیں۔ قرآن کی خالص تعلیم یہ ہے۔ کہ حکم الٰہی کے بغیر کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نقصان یا فائدہ پہنچانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اسباب ظاہری سے جو نتائج وابستہ ہوتے ہیں ان کو عملیات کا اثر بتایا جاتا ہے۔ حضرت رسول اکرمؐ اسی واسطے قوانین روحانی کے ماہر اور تہذیب انسانی کے واضع تسلیم کئے گئے ہیں۔ کہ جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے۔ وہ فطرت بشری کے مطابق ہے۔ اور انسانی طاقت اس کے ایک حرف کو بھی تبدیل نہیں کرسکتی۔ اس کے برخلاف انجیل میں طرح طرح کی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ طوسی الیس ڈوی کے زمانہ میں روسا کار اکو اختیار رکھتا۔ کہ وہ جس طرح چاہیں اس کی عبارتوں کو بدل دیں۔ جب مذہبی تعلیم روسا کے زیر اثر ہوئی اور پارٹیوں کا تقرر ہوا تو بحث و مباحثہ کے بعد یہ راسئطے پائی کہ چار کتابیں انجیل کی رکھی جائیں۔ باقی معدوم کردی جائیں ان چاروں میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنی سنائی باتیں درج ہیں۔ اور ان کے راوی ایک دو شخص ہیں مسلمانوں کو ناز ہے کہ تیرہ سو برس سے ابتک کلام مجید میں ایک شوشہ کا فرق بھی نہیں ہوا۔ اور اس کا اپنی اصلی حالت میں رہنا صداقت اسلام کی سچی دلیل ہے۔

۱۷ جون کو ہندوستان کے مشہور مقامات پر جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام شاندار جلسے ہوئے کلکتہ کے جلسہ میں اینگلو انڈین طبقہ کے معزز ممبر ڈاکٹر مورینو صاحب نے شریک ہوکر اس کے اغراض پر شادمانی کا اظہار کیا۔ بابو بپن چندر پال نے بھی اپنی تقریر میں اس کے مقاصد کو بہترین قرار دیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ اسے کامیاب بنانے میں کوشاں ہونگے۔ لاہور میں سر عبدالقادر صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں پروفیسر بہاری لال اور لالہ امرناتھ صاحب ایڈوکیٹ نے آنحضرتؐ کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ اگر برادران وطن اسی طرح اسلامی جلسوں میں پیغمبر اسلام کے کمالات۔ اور پاک زندگی کی فضیلت ظاہر کرتے رہے۔ تو جملہ مذاہب میں یگانگت پیدا ہوجائیگی اور ایسے جلسوں کا انعقاد ہندوستانی قومیت کا معاون ثابت ہوگا۔ لکھنؤ میں ۱۷ جون سے پیشتر فرقوں اور جماعتوں کے سربرآوردہ اشخاص کے دستخطوں سے جلسہ کا اعلان بذریعہ پوسٹر کیا گیا تھا۔ تاریخ معینہ پر جلسہ ہوا۔ گو عین وقت پر بارش ہونے سے جلسہ کا فرش بھیگ گیا۔ مگر پھر بھی آدمیوں کی کثرت تھی۔ جلسہ کی کارروائی ۹ بجے رات کے شروع ہوئی۔ جناب سید جالب صاحب ایڈیٹر ہمدم نے جلسہ کے اغراض بیان کرنے کے بعد منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کے لئے صدارت جلسہ کی تحریک پیش کی۔ جناب شیخ محمد عثمان صاحب احمدی نے تائید کی اس کے بعد مولانا صبغتہ اللہ صاحب شہید فرنگی محلی نے اپنی تقریر میں یہ بیان کیا کہ حضور سرور عالم نے جنگ میں اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا اور امور معاہدات کی پابندی کا کتنا لحاظ رکھا۔ آپ کے بعد قاری شاہ سلیمان صاحب نے تحریر شدہ لیکچر پڑھا۔ جس میں حضور کی زندگی کی سطحی باتوں کو لکھا تھا۔ لیکچر پڑھنے کی وجہ سے شاہ صاحب کی آواز بلند نہ تھی اس لئے اس کا آخری حصہ آپ کے صاحبزادہ جناب جعفر میاں صاحب نے بلند آواز سے پڑھکر ختم کیا۔ پھر مولوی اللہ دتا صاحب احمدی پلیٹ فارم پر تشریف لائے۔ آپ نے مؤثر طریقہ سے حضور کی زندگی کا شاندار پہلو دکھایا۔ پرانے خیال کے بزرگ اور ینگ پارٹی کے نوجوان مسلمان آپکی تقریر سے نہایت خوش ہوئے۔ آپ نے ثابت کردیا کہ آنحضرت صلعم دنیا کے لئے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ اور خدا کی رحمت تھے اہل مجلس کی استدعا پر آپکو مزید وقت دیا گیا۔ سب سے آخر میں جناب شمس العلما مولانا سید سبط حسن صاحب نے بلیغ تقریر فرمائی۔ اور جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔ جس روز مولوی اللہ دتا صاحب لکھنؤ سے قادیان تشریف لئے جارہے تھے۔ تو احمدیوں کے علاوہ دیگر فرقوں کے مسلمان بھی اسٹیشن پر

اشتہارات وصیتیں

۲۸۱۱ میں محمد حسین شاہ ولد علی محمد شاہ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن راہوں ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان پختہ واقعہ قصبہ راہوں محلہ چوکھنڈی میر خاں قیمتی ما معہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں تنخواہ للعہ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بد وصیت ادا کروں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل کرا کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر میں نہ ادا کر سکوں۔ تو بعد وفات میری صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا۔ کہ وہ میری متروکہ جائداد سے ۱/۱۰ حصہ وصول کر لیوے فقط ۱۳/۴/۲۸۔ العبد محمد حسین شاہ قانون گوئے حلقہ کھچھوداں بقلم خود گواہ شد:۔ خیر الدین پٹواری حلقہ پھلے وال بقلم خود گواہ شد:۔ اللہ دتا چوکیدار پھلے وال

۲۸۱۵ میں ڈاکٹر کرم الٰہی ولد مولوی غلام رسول صاحب راجپوت بنجوعہ عمر ۵۰ سال ساکن امرت سر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ ایک پختہ مکان واقعہ کوچہ چوہڑ متصل اسلامیہ سکول امرت سر قیمتی آٹھ ہزار روپے (۸) پونے اٹھارہ گھماؤں زمین بیک مختلف جگہوں۔ کچھ چاہی اور کچھ بارانی واقعہ موضع احد صودالی موضع بہوکے اور موضع اکیانہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ عرصہ ۲۰-۲۵ سال سے اس کا مجھے کوئی نفع موصول نہیں ہوا۔ میرا گذارہ ماہوار پنشن ستہ پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار پنشن کا آٹھواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر بد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد موصی ڈاکٹر کرم الٰہی گواہ شد: چوہدری اللہ بخش مستری وزیر ہند پریس گواہ شد:۔ نذیر احمد ولد محمد الدین امرتسر

۱۹۶۱ میں مہدی حسن خاں ولد حیات بخش صاحب قوم راجپوت ساکن سنور ضلع رحیم پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میں اپنی منقولہ و غیر منقولہ جائداد کا ۱/۱۰ حصہ اشاعت اسلام کے لئے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میرے خیال میں میری جائداد اندازاً مبلغ دس ہزار روپے کی ہوگی جس کا دسواں حصہ ایک ہزار روپے ہوتا ہے۔ اور جس میں سے مبلغ ۴۴۵ روپے ۔ بد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا چکا ہوں۔ باقی ۵۵۵ روپے انشاء اللہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ بد وصیت کروں گا۔ اگر بفرض محال نہ کر سکا۔ تو جائداد خود پیدا کردہ سے وصول کرنے کا حق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار کامل ہوگا۔ مگر اگر اور کوئی جائداد حاصل ہوئی۔ تو اس کی نسبت بھی یہی وصیت ہوگی۔ فقط ۵ فروری ۱۹۲۸ء العبد مہدی حسن خاں بقلم خود گواہ شد۔ عبدالمجید جمعدار بقلم خود گواہ شد:۔ محمد رحیم الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ سنور

۲۸۲۰ میں عزیزہ بیگم زوجہ بابو غلام محمد اختر احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف زیور قیمتی مبلغ پانچسو روپیہ ہے حق مہر مبلغ ۔ کل میزان صہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز جس قدر جائداد اس کے علاوہ بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ عزیزہ بیگم بقلم خود اہلیہ بابو غلام محمد اختر گواہ شد۔ غلام محمد اختر احمدی خاوند موصیہ گواہ شد۔ عبدالمجید احمدی سب سپرنٹنڈنٹ دفتر انسپکٹر جنرل پولیس پشاور ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء

آخری رعایتی اشتہار

سیرت النبیؐ

مؤلفہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے

یہ مقبول عام سیرت کسی لمبی چوڑی تعریف کی محتاج نہیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اس میں ایک خصوصیت اور جدت یہ ہے کہ ہر امر کو صرف صحیح بخاری جیسی مستند کتاب سے بیان کیا گیا ہے۔ اور حضرت خاتم النبیین کو بحیثیت اسوۂ حسنہ کے پیش کرکے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت زندہ نبی پیروی کے قابل آپ ہی ہیں۔ عام اطلاع کے لئے اس کی مختصر سی فہرست مضامین ذیل میں درج کی گئی ہے۔ جس سے اس سیرت کی کسی قدر اہمیت اور حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ اصلی قیمت مجلد عہ، رعایتی ۸؍ بے جلد ۸؍ رعایتی عہ،

برگزیدہ رسولؐ غیروں میں مقبول

بجواب

رنگیلا رسول

جس میں ساٹھ ستر غیر مسلموں کی رائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس اور صداقت کے متعلق درج ہیں۔ یہ مقبول عام کتاب اب بالکل تھوڑی تعداد میں باقی ہے۔ قیمت اصل ۸؍ ایک روپیہ کے پانچ عدد۔

اسوۂ حسنہ

مرتبہ

جناب میر محمد اسحٰق صاحب فاضل

جسمیں پانچ سو اسی احادیث صحیحہ کا سلیس ترجمہ درج کیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک خلق پر حاوی ہے۔ اور ہر مسلمان نہیں بلکہ ہر انسان کے لئے خواہ وہ کسی مذہب و مشرب کا ہو دستور العمل کا کام دیتی ہے۔ قیمت مجلد اصل عہ، رعایتی ۱۲؍ بیجلد ۱۲؍ رعایتی ۸؍

پیارا نبیؐ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ولایت والا پر معارف لیکچر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور سوانح مختصر طور پر نہایت لطیف پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ تھوڑے سے عرصہ میں تیسری بار چھپ چکا ہے۔ اصل قیمت ۲؍ مگر بغرض تقسیم روپیہ کے ۱۲ عدد

اسلامی اصول کی فلاسفی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ مشہور مضمون جو حسب پیشگوئی سب مضامین پر غالب رہا۔ جیبی تقطیع پر چھپ گیا ہے۔ مجلد سنہری ۸؍ اور بے جلد ۵؍

فصل الخطاب مکمل

مؤلفہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

جس میں حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی لطیف طور پر سوانحعمری معجزات مخالفین کے اعتراضات کے مفصل اور مدلل جوابات بیان کئے گئے ہیں۔ نہایت جامع و مانع اور دلائل اور واقعات کو آیات قرآنی اور بائبل کی رو سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍ رعایتی ۱۲؍

کتاب گھر قادیان

اس اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

—— مدراس ۲۳ جون۔ حکومت نے سررشتہ تعلیم کے افسران اعلےٰ کے پاس ایک گشتی چٹھی بھجوائی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جو اسکول مذہب یا قومیت کی بنیاد پر طلبہ کو داخل کرنے سے انکار کریں۔ انکو سرکاری گرانٹ نہیں دی جائیگی

—— دہلی ۲۴ جون۔ ہندی اخبار نکان پور کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے جلا وطن پروفیسر پانڈو رنگ خوجے جو نیشنل یونیورسٹی میکسیکو کے سٹاف میں کام کرتے تھے۔ گورنمنٹ میکسیکو نے انہیں اپنا وزیر زراعت مقرر کیا ہے۔

—— کلکتہ ۲۵ جون۔ بھنگیوں کی ہڑتال اب نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ مسٹر پر بھاوتی داس گپتا ایم اے۔ اور مسٹر ظفر احمد پریزیڈنٹ سیکرٹری بھنگی یونین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ چند بھنگیوں نے انکی موجودگی میں ملازمین میونسپلٹی پر حملہ کیا۔ ان کو بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا۔

—— پشاور ۲۶ جون شہریار ذکیہ ملکہ افغانستان ۲۲ جون کی صبح کو قندھار پہنچ گئے اور نے الفو۔ خرقہ شریف (؟) کی درگاہ میں تشریف لے گئے۔ آج شب سرکاری ضیافت کا انتظام کیا جائے گا۔ جس میں سفیر برطانیہ بھی بطور مہمان شرکت کریں گے۔ توقع ہے کہ کوکبہ شاہی یکم جولائی کو دارالسلطنت کابل میں نزول اجلال فرمائیں گے۔ شہر کابل کو غیر معمولی تندہی کے ساتھ سجایا جا رہا ہے۔ اور گرد و نواح سے ہزارہا بندگان خدا اپنے بادشاہ اور ملکہ کی زیارت کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔

—— بمبئی ۲۴ جون۔ پروفیسر دیو یکر نے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ کہ میں ۳ دن تک ایک کشتی پر بند ہو کر پانی کے نیچے رہوں گا۔ یہ کارروائی اس مہینے کے آخر میں شروع ہو گی۔

—— لاہور ۲۳ جون۔ وزیر ہند نے وائسرائے کے پاس ایک اعلان بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ سائمن کمیشن نے پنجاب سائمن کمیٹی کی قرارداد مورخہ ۱۷ جون کی شرائط منظور کر لی ہیں۔ اس اعلان کو پنجاب سائمن کمیٹی اور مختلف خیالات کے دوسرے سیاسی مدبروں نے تشکر و امتنان سے دیکھا ہے اور جس طرح صاف گوئی سے پوری مراعات عطا کرنے پر یہ لوگ وزیر ہند سرجان سائمن اور ان کے رفقائے کار کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

—— شملہ ۲۶ جون۔ صوبجات متحدہ کی گورنری کے متعلق قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ آج یہ ذکر دائر (؟) رہی ہے۔ کہ وائسرائے نے صوبجات متحدہ کے لئے سر میلکم ہیلی اور پنجاب کے لئے سر ہاٹنگو بٹلر یا سر جیفری ڈی مانٹ مورنسی کے نام کی سفارش کر دی ہے۔

—— بمبئی ۲۰ جون۔ کل رات بمبئی میں سخت فساد ہو گیا واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ بوہروں کی مسجد میں جو قاضی گلی بھاں بازار میں واقع ہے۔ کچھ گوبر آن گرا۔ مسجد سے ملحقہ ہندوؤں کا ایک پانچ منزلہ مکان ہے۔ بوہروں کو شبہ ہوا کہ اس مکان سے گوبر پھینکا گیا ہے مسجد میں محرم کی وجہ سے کافی مسلمان تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بوہرے غصہ میں آکر ان کے مکان میں گھس گئے۔ اور اندر گھس کر تین عورتوں دو مردوں اور پانچ بچوں پر حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا۔ جنہیں فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ ازاں بعد مشتعل شدہ ہندوؤں نے راہگیر مسلمانوں پر پتھر پھینکے۔ اب شہر میں پولیس کے پکٹ ڈال دیئے گئے ہیں۔

—— کوہاٹ ۲۵ جون۔ ۲۳ جون کو اہل ٹل ضلع کوہاٹ اور اہل بلند خیل (غیر علاقہ) کے مابین صبح ۹ بجے سے شام کے ۸ بجے تک نہایت خوفناک لڑائی ہوئی۔ فرنٹیئر کنسٹیبلری اور پولیس کے دستے موجود تھے۔ لیکن انہوں نے کچھ مداخلت نہیں کی۔ اور نہ فائر کئے۔ فریقین کے نقصان جان کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں لگا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے سر عبدالقادر سابق جج ہائی کورٹ لاہور کو پانچ ہزار روپے ماہوار پر مقرر کیا ہے۔ آپ کو عدالت عالیہ کے مکمل اختیار حاصل ہوں گے۔

—— کلکتہ ۲۴ جون۔ جنرل اسٹاف کے سرکردہ سر اینڈریو سکین نے ایک یادداشت شائع کی ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

غیر ملکی افواج میں جو ترقیاں ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے ہندوستان کو اس امر کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ کہ آئندہ چند سالوں میں فوج کی آراستگی اور جدید اسلحہ کی ترویج پر کم از کم ۹ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے۔ یہ رقم معمولی اخراجات کے علاوہ ہو گی۔ گورنمنٹ نے اس بات کو بھی منظور کر لیا ہے کہ فی الحال اب فوجی مصارف میں تخفیف کا مطالبہ نہیں کر سکیگا۔ اس یادداشت کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ فوج میں جنگ کے ضروری سامانوں کی خطرناک کمی ہے۔

—— ناگپور ۲۷ جون۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ضلع بالا گھاٹ کے ایک گاؤں میں شکاریوں کی ایک جماعت ایک آدم خور شیر کے شکار میں نندلال گونڈ کی قیادت میں نکلی۔ یہ لوگ ابھی کچھ ہی بڑھے تھے کہ پاس ہی کی جھاڑی سے شیر چیتا ایک شخص پر ... کیا گیا (؟) شیر نے نندلال پر حملہ کر دیا ... جو شیر زخم کھا کر نندلال پر حملہ آور ہوا۔ نندلال اور شیر میں دست بدست جنگ ہوئی جو کامل ڈیڑھ منٹ تک جاری رہی۔ نندلال نے اپنے آپ کو شیر کے پنجے سے چھڑا لیا لیکن اس کشمکش میں سخت زخمی ہوا جس سے وہ چند دنوں بعد مر گیا۔

ممالک غیر کی خبریں

—— ہز ایکسی لنسی مصطفےٰ کمال پاشا نے شاہ افغانستان کی خدمت میں ایک سنہری قبضہ کی تلوار پیش کی۔ اس تلوار کے دستہ پر بیش قیمت زمرد جڑے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے قیمتی جواہرات کندہ ہیں۔ اس کی قیمت کا اندازہ ۱۲ ہزار پونڈ لگایا گیا ہے۔

—— لنڈن ۲۲ جون۔ جہاز لیوی ایتھن کے لنڈن پہنچنے پر معلوم ہوا۔ کہ بحری ڈاک پر بے مثال ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ دس لاکھ پونڈ سے کم نقصان نہیں ہوگا۔ ڈاک کے تھیلے جہاز کے ایک محفوظ کمرے میں تھے۔ اور اس کمرہ میں مسلح پہرہ موجود تھا۔ انگلستان پہنچنے پر ڈاک کے تھیلے بڑی احتیاط سے لنڈن اور دوسرے صوبجاتی شہروں میں تقسیم کرنے گئے بڑے تھیلے پر امریکہ کے ڈاک خانہ کی مہریں لگی ہوئی تھیں لیکن تھیلا کھولنے پر معلوم ہوا۔ کہ بیمہ شدہ لفافے کھلے ہوئے ہیں۔ اور تمام کار آمد اشیاء نکال لی گئی ہیں۔

—— جنیوا سے خبر آئی ہے۔ کہ ہندوستانی اور جاپانی مزدور طبقہ کے ڈیلیگیٹوں نے یہ طے کر لیا ہے۔ کہ ایشیائی مزدوروں کی کانفرنس ۱۹۲۹ء میں بمقام کلکتہ منعقد کی جائے۔ جہاں اس کی حالت کے ہر پہلو پر غور و خوض کیا جائے گا۔ اور ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں گے جن سے ایشیا کے مزدوروں کی حالت سدھر سکے۔

—— پیکن ۲۴ جون۔ انگریزی فوجیں ٹنگ فن میں بہت جلد بھیجی جائیں گی۔ کیونکہ وہاں انگریزی باشندے اور ان کا مال و سامان خطرے میں ہے۔ جنرل چنگن جنگ نے مقامی ایوان تجارت سے یہ کہہ دیا ہے کہ ... موقعہ پر جنرل بوچی (؟) کی فوج میں سپاہیوں کو شہر لوٹنے کی اجازت دے دی جائے گی انگریزی فوجیں امن قائم ہونے پر واپس بلالی جائیں گی۔

—— لنڈن ۲۵ جون۔ آج سر اقبال چٹرجی نے ہندوؤں کے ایک بڑے مجمع کے درمیان لنڈن ہوم کی افتتاح کی یہ انسٹی ٹیوشن خاص طور پر ان کے لئے ہندوؤں کے لئے کھولا گیا ہے۔ جو لنڈن میں رہتے ہوئے اپنے عقیدوں کی پابندی کرنا چاہتے ہوں۔ اسی سلسلہ میں ایک مندر بنانے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔